بسم اللہ الرحمن الرحیم

القاعدۃ الظواہری اور القاعدۃ الاسامۃ کے منہج میں فرق تلاش کیجئے

گزشتہ دنوں القاعدۃ الظواہری فی الیمن کے رہنما کا بیان آیا جس میں انہوں نےجہاد کے حوالےسے مرتد طواغیت کی" سیاست سے فائدہ" اٹھانے یعنی ان سے"ا مداد" لینے کو صرف اس بات سےمشروط قراردیا کہ " اگر وہ ہمارے عقیدے پر اثرانداز نہیں ہوتے"تو پھر یہ کام کرنا جائز ہے ۔اس کے لئے انہوں نے سابقہ افغان جہاد میں بعض مجاہدین کی جانب سے پاکستان

،امریکہ اورسعودی عرب کی سیاست سے فائدہ اٹھانے یعنی ان سے امداد لینے کو دلیل بنایا۔

چناچہ القاعدۃ الظواہری فی الیمن کے رہنما شیخ نصر بن علي الآنسي مرتدطواغیت سے مدد لینے کے بارے میں کہتے ہیں؛

۔"اس میں کوئی حرج نہیں ہےکہ ملکوں کی سیاست(جیسا کہ قطر و ترکی)سے فائدہ اٹھایا جائے، اگر وہ ہمارے" عقیدے "پر اثرانداز نہیں ہوتے۔ مجھے نہیں علم کہ کیوں کچھ لوگوں کو مجاہدین کے اس عمل سے مسئلہ درپیش ہوتا ہے جب مجاہدین رواداری پر مبنی سیاست سے فائدہ اٹھالیتے ہیں کیونکہ کچھ ممالک کے کچھ مشترکہ مفادات ہوتےہیں۔افغان اور سوویت اتحاد جنگ کےدوران مجاہدین نے پاکستان، سعودی ےعرب اور امریکہ کی سیاست سے فائدہ اٹھایا، جس کی وجہ کچھ مشترکہ مفادات تھے"۔

القاعدۃ الظواہری فی الیمن کےاس بیان کا اگر شریعت اورالقاعدۃ الاسامہ کے سابقہ منہج سے موازنہ کیاجائےتو اندازہ ہوجاتا ہے کہ القاعدۃ الظواہری آج "اسی عطار کے لونڈے سےدوا سوالینے پر مصر ہے" جن کے خلاف کل تک وہ امت کو کھڑا کرنے کی باتیں کرتے تھے۔

اب حال یہ ہوگیا ہے کہ کل تک افغان جہاد میں امریکی امداد سے کھڑے ہونے والے مجاہدین کو ملامت کرنے والےآج خود ان کے عمل کو دلیل

بنارہےہیں ۔کل تک روس کی پسپائی کے بعد مجاہدین کی آپس کی خانہ جنگی کو امریکی و سعودی امداد کی صورت میں عمل دخل کاشاخصانہ قرار دینے والے ،آج شام کے جہاد میں مرتد طواغیت اور امریکہ کی سیاست یعنی ان سے امداد لینے کودرست عمل قرار دے رہے ہیں۔غر ض یہ کہ کل تک جوفعل حرام ،ناجائز اور مجاہدین اور جہاد کےلئے "زہر قاتل "تھا، آج وہی عمل جہاد اور مجاہدین کے لئے "آب حیات " اور "قابل تقلید" مثال بن گیا۔

پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم نے منہج کب بدلا ہے؟؟

اس بیان میں کوئی شخص "سیاست سے فائدہ اٹھانے" کا مطلب سوائے امداد لینے کے کچھ اور نہ لے، کیونکہ مثال دینے والے نےدلیل کے طورپر افغان جہاد میں پاکستان ،امریکہ اور سعودی عرب کی سیاست سے فائدہ اٹھانے کا ذکر کیا ہے جوکہ سب جانتے ہیں کہ وہ فائدہ بعض مجاہدین گروہوں نے "پیسوں اور اسلحہ" کی صورت میں اٹھایا تھا۔

جہاد کے باب میں" کفاراصلی" کی سیاست سے فائدہ اٹھانے یا باالفاظ دیگر ان سے امداد لینے کے لئے شریعت نے کچھ ضوابط مقررکئےہیں ۔اگر وہ شرائط پوری ہوتو پھر کفارسے مخصوص حدتک مدد لینے کی فقہاء نے اجازت دی ہےورنہ ان شرائط کو پورا کئے بغیر کفار سے امداد لینا کسی صورت جائز نہیں ۔

پھر ان شرائط کو جاننے سے یہ بھی واضح ہوجائے گا کہ فقہاء کفار سے امداد لینے کو فقط "عقیدے پر اثراندازنہ ہونے" سے مشروط کرتے ہیں یاپھر ان شرائط کا عقیدے سے زیادہ عملی معاملات میں کفار کے عمل دخل ہونے سے تعلق ہے۔۔۔!!۔

القاعدۃ کے سرخیل اور بانی ڈاکٹر عبد اللہ عزام رحمہ اللہ اپنے مشہور معروف فتوے"ایمان لانے کے بعد اہم ترین فرض عین "میں کفار سےجہاد میں مدد لینے کے باب میں چاروں آئمہ فقہاءکی متفقہ شرائط یوں نقل کرتے ہیں؛

البتہ اس بات پر تو چاروں فقہاء کا اتفاق ہے اگر درج ذیل شرائط پوری ہو رہی ہوں تو کفار سے مدد لینا جائز ہے:

۱۔ اسلام کا حکم ہی غالب ہو، یعنی مسلمان اتنے طاقت ور ہوں کہ اگر وہ مشرک جن سے مدد طلب کی جا رہی ہے اور وہ جن کے خلاف مسلمان قتال کر رہے ہیں، دونوں اکٹھے ہو جائیں، تب بھی مسلمان ان سب پر غالب آ جائیں۔

۲۔ جن کافروں سے مدد طلب کی جا رہی ہو وہ مسلمانوں کے بارے میں اچھی سوچ رکھتے ہوں اور مسلمانوں کو ان سے خیانت کا خدشہ نہ ہو۔ یہ بات ان کے عملی سلوک اور معاملات سے بآسانی پتہ چل سکتی ہے۔

۳۔ جس کافر یا جن کفار سے مدد طلب کی جا رہی ہے، مسلمان اُن کی مدد کے واقعتاً محتاج ہوں۔

پھر ڈاکٹر عبد اللہ عزام کفار سے امداد لینے کے باب میں کچھ اقوال یو ں نقل کرتے ہیں؛

امام محمد بن حسنؒ فرماتے ہیں:

لا بـأس بأن يستعين المسلمون بأهل الشرک على أهل الشرک اذا كان حكم الاسلام هو الغالب.

''اگر اسلام کا حکم ہی غالب ہو، تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مسلمان اہلِ شرک کے خلاف اہلِ شرک سے مدد طلب کریں''۔

(شرح كتاب السيرة ، فقرة:۱۵۲)

امام جصاص ؒ فرماتے ہیں:

قال أصحابنا: لا بأس باستعانة بالمشركين على قتال غيرهم من المشركين اذا كانوا متى ظهروا كان حكم الاسلام هو الظاهر.

''ہمارے اصحاب (یعنی احناف) کی رائے یہ ہے کہ: مشرکین کے خلاف قتال میں دیگر مشرکین سے مدد لے لینا جائز ہے، بشرطیکہ جب فتح حاصل ہوتو اسلام کا حکم ہی غالب آئے''۔

(أحكام القرآن للجصاص)

پھر ڈاکٹر عبد اللہ عزام کفار سے امداد لینے کی ہیت کو فقہاء کے بیانات کی روشنی میں یوں واضح کرتے ہیں؛

ابنِ قاسمؒ فرماتے ہیں:

و لا أری أن یستعینوا بھم یقاتلون معھم الا أن یکون نواتیه أو خدما.

''میری رائے میں کفار سے یوں مدد لینا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر لڑیں درست نہیں، البتہ اگر وہ بطور ملاح یا خادم ساتھ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔''

(المدونة:۲/۴۰)

اسی طرح امام مالکؒ فرماتے ہیں:

لا أری أن یستعان بالمشرکین علی المشرکین الا أن یکونوا خدما.

''میری رائے میں مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد لینا جائز نہیں سوائے اس صورت میں جب وہ بطور خادم کام کریں''۔

(القرطبي:۸/۱۰۰)

اب اگر آئمہ کرام کی ان شرائط کا جائزہ لیا جائےتو کیاان شرائط میں کفار کا مسلمانوں پر صرف" عقیدے پراثر انداز ہونے " کاتعلق بیان کیا جارہا ہے ۔۔۔۔یا پھرشرائط کا اصل محورکا عقیدے سے کوئی تعلق ہی نہیں (کیونکہ اس بات کا تو کوئی مسلمان تصور ہی نہیں کرسکتا) بلکہ جہاد میں کفارسے مدد لینے کی شرائط کا تعلق ؛

اولاً؛

اس وقت مسلمانوں کے ظاہری غلبےو طاقت اورشان وشوکت،۔

دوم؛

جن کفار سے مدد لی جارہی ہے ان کے مسلمانوں کے حوالےسے سابقہ کردار،۔

سوم؛

اس وقت مسلمانوں کی اس مدد کے حوالے سےاحتیاج،۔

سے ہے،نہ کہ صرف "عقیدے پر اثر انداز ہونے "سے متعلق ہے۔

لہذااس حوالے سے القاعدۃ الظواہری کو اپنے اس موقف میں اصلاح کی ضرورت ہے ورنہ اس کے بھیانک نتائج سامنے آسکتے ہیں(جیساکہ شام کے جہاد میں ہم اس کے بھیانک نتائج دیکھ رہےہیں)۔

یادرہے یہ ساری شرائط "کفار اصلی" سے مدد لینے کے لئے ہیں ،اس کا اطلاق"مرتد طواغیت" سے لینے پر ہرگز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ شریعت میں کسی صورت میں بھی مرتد طواغیت سے جہاد میں معاونت طلب کرنا یا ان مرتد طواغیت کےفنڈز اوران کے اشاروں پر ناچنے والی جماعت الدعوۃ جیسی تنظیموں سے معاہدے کرنا (جیسا کہ شام کے جہاد میں القاعدۃ الظواہری کررہی ہے)ہرگز جائز نہیں بلکہ صریحاً حرام ہے۔ یہاں تک کہ القاعدۃ الظواہری کے نزدیک سب سے معتبر شخصیت شیخ المقدسی بھی مرتد ین سے امداد لینے کے حوالے سے واضح فتویٰ دے چکے ہیں کہ جہاد میں مرتدین سے امداد لینا کسی صورت جائز نہیں ہے (لیکن علماء کی پیروی کرنے والی القاعدۃ الظواہری نےشام کے جہاد میں اس فتویٰ پر کوئی کان نہیں دھرا)۔

اس کے علاوہ اگر ہم مرتدین کا شمار کفار میں کرکے ان سے امداد لینے کو جائز بھی قرار دے دیں ،تو فقہاء کی عائد کردہ شرائط کی روشنی میں ذرا آج کے ان کفار کا جائزہ لے لیجئے ،شایدکوئی عقل کا اندھا شخص ہی اس بات سے انکار کرے گا کہ موجودہ مرتد طواغیت جیسے پاکستان،سعودی عرب،قطر اور ترکی سمیت دیگر کفار ممالک جیسے امریکہ اور اسے کے دیگر کفار اتحادی ممالک، فقہاء کی بیان کردہ شرائط پر کسی صورت پورے نہیں اترتے ۔

جولوگ سابقہ افغان جہاد میں کچھ مجاہدین کی گروہ کی جانب سے کفار ومرتدین سےسیاسی فائدہ اٹھانے (یعنی مدد لینےکی اس صورت کو کہ ان سے پیسہ لیا جائے ، اسلحہ کی بھیک مانگی جائےاورا ن کی غلام تنظیموں سےاتحاد کیا جائے) کوآج بھی مطلق دلیل کے طورپر لینے کی بات کرتے ہیں اور پھر ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور ڈاکٹر عبد اللہ عزام رحمہ اللہ کے منہج پر چلنےوالے ہیں ۔۔۔۔ تو درحقیقت ایسا دعویٰ کرنے والا یاتو ان مبارک شخصیات کے منہج سے واقف ہی نہیں یا پھر وہ عام لوگوں کے اس معاملے میں دھوکہ دے رہا ہے ۔

کیونکہ افغان جہاد کے موقع پر مرتد طواغیت سے باقاعدہ سیاسی فائدہ (یعنی امداد لینے یا معاہدے کرنے) کی نسبت مخلص مجاہدین کی طرف کرنے والے آج کے القاعدۃ الظواہری کے رہنما شاید اس بات سے واقف ہی نہیں ہیں کہ افغان جہاد کے موقع پر شیخ عبد اللہ عزام رحمہ اللہ کفار سے کسی بھی قسم کی امداد (جس کوآج القاعدۃا لظواہری نے"سیاسی فائدے "کے نام پر جائز کرلیا ہے) لینے کے شدید مخالف تھے۔بلکہ انہوں نے تو سابقہ افغان

جہاد کی ایک انفرادی خصوصیت ہی یہ گنوائی تھی کہ وہ"طاغوتوں کے تابع"نہیں ہےاور سمجھانے کے لئے اس حوالے سے فلسطین کی تحریک پی ایل او کے انجام سے بھی آگاہ کیا۔

۴۔ جہادِ افغانستان طاغوتوں کے تابع نہیں

جہادِ افغانستان ابھی تک مجاہدین کے اپنے ہاتھوں میں ہے اور وہ ہمیشہ مشرک ممالک کی جانب سے امداد کی پیشکشوں کو مسترد کرتے رہے ہیں۔

اس کے برعکس، فلسطین کی تحریک (پی ایل او) نے تمام تر انحصار سوویت اتحاد پر کیا، مگر اس نے مشکل ترین حالات میں فلسطین کا ساتھ چھوڑ دیا تا کہ وہ تنہا ہی عالمی سازش کا مقابلہ کرے۔ نتیجتاً، فلسطین دنیا کے بڑے ممالک کے ہاتھوں میں محض ایک کھلونا بن کر رہ گیا۔ اس کی زمین، اس کے لوگ اور اس کی عزت... سب کچھ داؤ پر لگ گیا۔ اسی پر بس نہیں ہوا بلکہ عرب ریاستوں میں گھس کر بھی اُن کا تعاقب کیا گیا یہاں تک کہ ان کی عسکری قوت اور ان کا کوئی منظم وجود باقی نہ بچا۔

گوکہ اس انفرادی خصوصیت کو آخری دنوں میں کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں نے برباد کردیا تھا جس کابالآخر نتیجہ مجاہدین کے درمیان خوریز لڑائیوں کی صورت میں نکلا اور سابقہ افغان جہاد کا اختتام نفاذ شریعت کے بجائےآپس کی خانہ جنگی پر ہوا جس میں ہزاروں مسلمان ناحق مارے گئے۔

اس بات کی گواہی تو خود القاعدۃ الظواہری کے موجودہ رہنما استاد فاروق بھی اپنے ایک سابقہ بیان "حتی لاتکون فتنۃ " میں یوں دے چکےہیں؛

۔"افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔۔ ابتدائی چھ آٹھ سالوں میں کسی ادنیٰ سی بھی طاقت نے مجاہدین کی نصرت نہیں کی۔۔ محض اللہ کے بھروسے پر انہوں نے جہاد کیا۔۔ انتہائی کم تعداد۔۔ قلیل وسائل۔۔ اور اللہ کے سوا کسی پر اعتماد نہیں تھا۔۔ اور اللہ کے سوا کسی مدد حاصل نہیں تھی۔۔ نہ کسی کے سامنے مجاہدین نے ہاتھ پھیلائے مدد لینے کے لئے۔۔ تو اس پورے دور میں۔۔ مجاہدین نے اللہ پر توکل کیا۔۔ اور اللہ کی توفیق سے ۔۔۔اپنے زورِ بازو سے قتال کیا۔۔ اور قتال کرتے ہوئے جہا د کے پہیے کو اپنے خون کے ذریعے سے جہاد کیا۔۔ اس دوران پوری دنیا نے مخالفت کی۔۔ چاہے پاکستان ہو یا امریکہ یا پوری دنیانے مخالفت کی۔۔ دینی تنظیمیں جنہوں نے جہاد کے علمبردار ہونے کے دعویٰ کیا۔۔ ان سب نے مخالفت کی ۔۔۔یا کم از کم خاموش تماشائی بن کر بیٹھے دیکھتے رہے ۔۔۔بڑے بڑے نام جو بعد میں میدان میں کودے ۔۔۔یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ ہم ہی تو تھے جو جہاد کررہے تھے۔۔ وہ سب بھی ان چھ سات سالوں میں جہاد کے میدانوں میں ۔۔۔حتیٰ کہ منبر پر کھڑے ہوکر کسی اجتماع میں۔۔ کسی کانفرنس میں جہاد کی بات کرنے سے بھی گھبراتے رہے۔۔ لیکن سینکڑوں گمنام مجاہدین نے قربانیاں دے کر جہاد کو جاری رکھا۔۔۔اور جب جہاد کا سلسلہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چل پڑا۔۔۔ پھر وہ مرحلہ آیا کہ پاکستان نے بھی دیکھا۔۔ اور پوری دنیا نے بھی دیکھا کہ اب جہاد کا سلسلہ رکنے والا نہیں۔۔ اور سب کو اس میں اپنا مفاد بھی نظر آیا۔۔ تو سب اس میں شامل ہونے آگئے ۔۔۔اور سب نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔ بلکہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جہاد ہماری کوششوں اور ہمارے پیسوں سے چلا ۔۔۔اور اس قوت کے ساتھ یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ۔۔ آج تک بہت سے مخلصین بھی یہ سمجھتے ہیں کہ۔۔ افغان جہاد تو

تھا ہی امریکی پیسوں سے۔۔ اور پاکستان اور اس کی ایجنسیوں کی مدد سے ۔۔۔تو یہ جھوٹ کے سوا ء کچھ نہیں ہے۔۔ جو مجاہدین اس وقت زندہ تھے۔۔ اور آج بھی موجود ہیں ۔۔۔ان کی گواہیاں ہمارے سامنے ہیں کہ۔۔ اس پورے مرحلے میں کسی نے آنکھ اٹھاکر بھی نہیں دیکھا ہماری طرف ۔۔۔راستے صرف بند کئے گئے کھولے نہیں کبھی۔۔ لیکن جب جہادکا کام چل پڑا۔۔ تو سب کے سب اس میں کود پڑے۔۔ اور امریکہ نے پوری طرح کوشش کی کہ مجاہدین کی قیادتوں کے ساتھ تصویریں کھینچی جائیں۔۔ مسلمانوں اور پوری دنیا کو یہ تاثر چلاجائے کہ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔۔۔اور یہ کوشش پاکستان نے بھی کی کہ کسی طرح ان کے جرنیلوں کی مجاہدین قیادتوں تصویریں کھینچی جائیں ۔۔۔اور یہ تاثر دنیامیں چلاجائے کہ یہ ہیں جو اصل جہاد کو چلارہے ہیں ۔۔۔حالانکہ سب جانتے تھے اس سے پہلے تک جہادکے اندر کوئی ادنیٰ سا بھی کردار نہیں تھا ان لوگوں کا ۔۔۔یہ لوگ آئے اس زورو شور سے اورپروپیگنڈہ کے ساتھ۔۔ اور اس میں اپنے اموال کھپائے ۔۔۔حالانکہ اس وقت بھی بہت سے مخلصین نے ان کی مدد قبول نہیں کی۔۔ لیکن اس وقت ایک تعداد وہ بھی تھی جن کو انہوں نے اپنے ساتھ ملالیا۔۔ اور اسی طرح کئی لوگ ایسے تھے۔۔ جن کاجہاد میں کوئی حصہ بھی نہیں تھا۔۔ ان لوگوں کو جہاد کے اندر متعارف کرایا گیا۔۔ اور ان کو بھرپور وسائل فراہم کیے گئے۔۔ اور ایسے لوگوں نے بھی یوں تاثر پیش کیا کہ۔۔ ہم اصلاً آئی ایس آئی امریکہ اور پاکستان کی مدد سے جہاد کررہے ہیں۔۔ تو جہاد کاوہ ثمرہ جو حاصل ہونا چاہیے تھا۔۔ اس کے اوپر ان سازشوں نے پانی پھیر دیا"۔

مگر افسوس! القاعدۃ الظواہری سے تعلق رکھنے والے یہی رہنما شام کے

جہاد میں خود ان سازشوں کا شکار ہوچکے ہیں ،لیکن بجائے اس پر ندامت کے ،الٹااس اقدام کو جائز کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگارہےہیں ۔

مگر شیخ اسامہ رحمہ اللہ اس منہج کے ہر گز دعوے دار نہیں تھے جس کی طرف آج القاعدۃ الظواہری مجاہدین اور مسلمانوں کو دعوت دے رہی ہے بلکہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے سابقہ افغان جہاد کے تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے اور افغانستان و عراق پر جدید صلیبی حملے کے بعدرونما ہونے والے حالات اور اس پر جو پالیسی جہاد کے باب میں "الدولۃ الاسلامیہ " نے اختیار کی ،خصوصاً عالم اسلام کے مرتد طواغیت سے استغنا ء کے حوالے سے،اس پر شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے جو تعریفی کلمات کہ "قابل تقلید "بھی ہیں اور" قابل غور "بھی؛

۔"پس (الدولۃ الاسلامیہ کے سابق) امیر ابو عمر (رحمہ اللہ) اور ان کے بھائی ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اپنے دین پر سودے بازی کرلتے، "کچھ لو اور کچھ دو" پر راضی ہو جاتے اور راستے کے درمیان میں ہی اپنے دشمنوں سے جاملتے ہیں۔لیکن وہ تو علی الاعلان حق کو بیان کرنے والے اور صرف اپنے خالق کو راضی کرنے والے ہیں، اگرچہ مخلوق ناراض ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ اسی طرح وہ اس بات سے انکاری ہیں کہ عالم اسلام کی مختلف حکومتوں میں سے کسی بھی حکومت سے مداہنت کریں، نصرت دین کیلئے مشرکین سے دوستی کریں، کیونکہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ یہ دین اللہ رب العزت کا دین ہے، اور وہی ان کی مدد کرے گا اور اس کے بندوں میں سے وہ جس سے چاہے گا مدد لے گا۔ وہ غنی ہے، اس بات سے پاک ہے کہ ہم اس کے ساتھ شرک کریں تاکہ اس کے دین کی مدد کر

سکیں۔ یہ محال ہے کہ دین کی نصرت مشرک و طاغوتی حکام سے دوستی کر کے کی جائے۔"الدولۃ" والوں کے سامنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے؛

"اے لڑکے، میں تجھے کچھ باتیں سکھاتا ہوں، اللہ کو یاد کر اللہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کو یاد رکھ تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب بھی تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب بھی تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور خوب اچھی طرح جان لے کہ اگر ساری دنیا جمع ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہے تو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے مگر وہی جو اللہ رب العزت نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر ساری دنیا جمع ہو کر تجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہی جو اللہ رب العزت نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم (جن سے تقدیر لکھی گئی) اٹھا لئےگئے، اور صحیفے خشک ہو گئے"۔

(رواہ احمد)

اگر دولۃ العراق الاسلامیۃ ...کی قیادت اپنے ہاتھ ہمسایہ ممالک میں سے کسی کے ہاتھ میں دے دے تاکہ ان کی کمر بن سکیں اور ان کے ساتھ سہارا لے سکیں جیسے کہ کچھ (نام نہاد جہادی) جماعتوں اور احزاب نے ایسا کیا ...تو آج صورتحال اس کے بالکل برعکس ہوجائے۔ پس (ہمسائے ملک کی ایجنسیوں کی گود میں بیٹھنے والی) ان جماعتوں کے بجٹ دسیوں بلکہ سینکڑوں ملین میں ہیں۔ جبکہ الدولۃ الاسلامیۃ والوں کا رزق ان کے نیزے کے سائے تلے ہے...اور یہ بہترین رزق ہے اگر وہ جان لیں"۔

آخر میں ہم القاعدۃ الظواہری فی الیمن کواپنے اس موقف سےدست بردار ہونے کے حوالے سے اس کے اپنے رہنما استاد فاروق کے ہی الفاظ میں

یہ نصیحت کرتے ہیں کہ؛

۔" یہ ایجنسیاں جو قربتوں کا راستہ ڈھونڈتی ہیں،ان میں ایک چیز تو امداد ہے۔۔۔ لہذا مجاہدین کے لئے ہوشیار ہونے اور آنکھیں کھولنے کاوقت ہے،اپنے سابقہ دو جہادوں"افغانستان اور کشمیر"سے سبق سیکھنے کا وقت ہے اور ان دروازوں کا ابھی سے بند کرنے کا وقت ہے جہاں سے یہ منافقین داخل ہوتے ہیں اور جہاد کے ثمرات کو ضائع کرتے ہیں۔۔۔۔۔ لہذاایجنسیوں کی قربت سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔۔۔ سب شہداء اور ان سب اسیروں کا ہمارے گردنوں پر یہ حق بنتا ہے کہ ہم ان کی قربتوں کو قبول نہ کریں ۔ وہ اربوں کھربوں روپے لاکر ہمارے قدموں میں رکھیں، ان کو جوتے کی نوک پر رکھیں۔ جس اللہ پر توکل کرتے ہوئے آج تک جہاد جاری رہا۔ انشاء اللہ آگے بھی جاری رہے گا ۔۔۔۔۔۔ لہذا ایجنسیوں کے داخلے اور ان کی قربتوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے،اور ہر ایسے فرد سے،ہرایسے نظام سے، اور ہر ایسی تنظیم سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔ پچھلے جہادوں میں یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ ایجنسیاں جب قریب آئیں تو انہوں نے آپس میں داڑاڑیں ڈالیں، ایک دوسرے کے خلاف ہی بندوقوں کے رُخ پھیر دیئے، لہذا ہر ایسی چیزکا ابھی سے سدباب کرنے کی ضرورت ہے ،جو جہاد کو ایسے رُخ پر لے کر جائے، جس میں باہمی قتل و جدال پر جاکر معاملہ ختم ہو(جیساکہ سابقہ افغان جہاد میں ہوا)"۔

بس آج القاعدة الظواہری فی الیمن کے اس منہج سے مجاہدین کو چاہیے کہ وہ اس سے لاتعلقی اور بیزاری کا اعلان کریں اور الدولة الاسلامیہ سے اپنا رشتہ جوڑیں جوکہ اپنے ہوائے نفس پر نہیں بلکہ شریعت اور شیخ اسامہ

رحمہ اللہ کے منہج پر پوری طرح کاربند ہے۔ ورنہ بصورت دیگر القاعدۃ الظواہری کے منہج پر چلنے کا انجام وہی ہوگا جوکہ فلسطین میں پی ایل اوکی تحریک ہوا تھاکہ وہ تحریک عالمی طوغیت کےہاتھوں کا کھلونا بن گئی اور فلسطین کی زمین اور اس کے رہنے والے لوگوں کا سب کچھ برباد ہوگیا۔

اس کے برعکس، فلسطین کی تحریک (پی ایل او) نے تمام تر انحصار سوویت اتحاد پر کیا، مگر اس نے مشکل ترین حالات میں فلسطین کا ساتھ چھوڑ دیا تا کہ وہ تنہا ہی عالمی سازش کا مقابلہ کرے۔ نتیجتاً، فلسطین دنیا کے بڑے ممالک کے ہاتھوں میں محض ایک کھلونا بن کر رہ گیا۔ اس کی زمین، اس کے لوگ اور اس کی عزت... سب کچھ داؤ پر لگ گیا۔ اسی پر بس نہیں ہوا بلکہ عرب ریاستوں میں گھس کر بھی اُن کا تعاقب کیا گیا یہاں تک کہ ان کی عسکری قوت اور ان کا کوئی منظم وجود باقی نہ بچا۔

بس یہی حال القاعدۃا لظواہری کا شام میں جبهة النصرة کی صور ت میں ہوچکا ہے تو ہے کوئی جو اس سے عبرت حاصل کرسکے۔